احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ

CPL
61

ایڈیٹر: عبد السمیع خان

☎ 213029

ہفتہ 27- مارچ 1999ء - 8 ذی الحجہ 1419 ہجری - 27 امان 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 69

تکبّر سے مت چل

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا تو اپنے گال لوگوں کے سامنے غصہ سے مت پھلا اور زمین میں تکبر سے مت چل - اللہ یقیناً ہر شیخی کرنے والے اور فخر کرنے والے سے پیار نہیں کرتا -

(سورۃ لقمان آیت- 19)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

عاجزی اختیار کرنی چاہئے - عاجزی کا سیکھنا مشکل نہیں ہے اس کا سیکھنا ہی کیا ہے انسان تو خود ہی عاجز ہے اور وہ عاجزی کے لئے ہی پیدا کیا گیا ہے (-)

تکبر وغیرہ سب بناوٹی چیزیں ہیں اگر وہ اس بناوٹ کو اتار دے تو پھر اس کی فطرت میں عاجزی ہی نظر آوے گی اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پر کرو - جس میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے - خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا، لیکن جو سستی میں زندگی بسر کرتا ہے اسے آخر فرشتے بیدار کرتے ہیں - اگر تم ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو گے تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بہت پکا ہے وہ کبھی تم سے ایسا سلوک نہ کرے گا جیسا کہ فاسق فاجر سے کرتا ہے - خدا تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ تم کو عذاب دیوے بشرطیکہ تم ایمان لاؤ اور شکر کرو - انسان کو عذاب ہمیشہ گناہ کے باعث ہوتا ہے - خدا تعالیٰ فرماتا ہے (-) اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے اندر تبدیلی نہ کرے - جب تک انسان اپنے آپ کو صاف نہ کرے تب تک خدا تعالیٰ عذاب کو دور نہیں کرتا ہے -

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 232)

آسمانی تاجدار عاجزی کے لباس میں

ایک دفعہ حضرت صاحب اندرون خانہ تشریف لے جا رہے تھے کسی فقیر نے آپ سے کچھ سوال کیا مگر آپ لوگوں کی باتوں میں فقیر کی آواز کو صاف طور پر سن نہیں سکے تھوڑی دیر کے بعد آپ دوبارہ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ کسی فقیر نے سوال کیا تھا وہ کہاں ہے؟ لوگوں نے اسے بہت تلاش کیا مگر نہ پایا لیکن تھوڑی دیر کے بعد وہ فقیر خود بخود آ گیا اور آپ نے اسے کچھ نقدی دے دی اس وقت آپ محسوس کرتے تھے کہ

گویا آپ کی طبیعت سے ایک بھاری بوجھ اتر گیا ہے اور آپ نے فرمایا کہ میں نے دعا بھی کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اس فقیر کو واپس لائے"

(روایت حضرت مولانا عبد الکریم سیالکوٹی منقول سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 286 مولفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب طبع دوم 1935ء ناشر احمدیہ کتاب گھر قادیان)

خدا سے ملنے کی ایک راہ - عجز

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

خدا کے ملنے کی بہت سی راہیں ہیں لیکن ان راہوں کی تفاصیل بیان کرنے کا یہاں وقت نہیں - ان میں سے آج کے مضمون کے لئے میں نے ایک راہ اختیار کی ہے اور وہ عجز کی راہ ہے -

حضرت مسیح موعود نے اس مضمون پر اپنے منظوم کلام میں بھی بہت پیارے رنگ میں روشنی ڈالی ہے اور اپنے نثر کے کلام میں بھی بہت ہی پیارے رنگ میں روشنی ڈالی ہے - فرماتے ہیں ؎

بد تر بنو ہر ایک سے اپنے خیال میں
شاید اسی سے دخل ہو دار الوصال میں

چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے
ہو جاؤ خاک مرضیِ مولا اسی میں ہے

پھر فرماتے ہیں ؎

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

پس سب سے زیادہ قریب راہ اور آسان بھی اور مشکل بھی عجز کی راہ ہے - اپنے آپ کو گرا دینا آسان ہے - اس لئے میں نے اسے آسان راہ کہا لیکن جب تکبر کے ڈنڈے کے سہارے انسان کا پھولا ہوا خیمہ کھڑا ہوا ہو تو جب تک وہ ڈنڈے نہ توڑے جائیں اس خیمے کا گرنا آسان نہیں ہوا کرتا - اس لئے ایک پہلو سے یہ راہ آسان ہے اور ایک پہلو سے مشکل ہے - لیکن جہاں تک خدا کی لقاء کا تعلق ہے اس میں قطعاً کوئی شک نہیں کہ عجز کے بغیر خدا تعالیٰ کی لقاء ممکن نہیں ہے اور عجز انسان کو مختلف پہلوؤں سے نصیب ہوتا ہے اور اس مضمون پر بھی اگر آپ غور کریں تو آپ حیران ہوں گے کہ بڑے بڑے عاجز بندے بھی جو حقیقتاً عجز کی کئی منازل طے کر چکے ہوتے ہیں بہت سے پہلوؤں سے عجز سے عاری ہوا کرتے ہیں - اس لئے اس مضمون کو بڑا گہرائی سے سمجھنا چاہئے - عجز کیا ہے اور کیسے نصیب ہوتا ہے؟ اور اس کے برعکس تکبر کیا ہے اور تکبر سے بچنے کے کیا طریق ہیں؟ ان کو اگر آپ خوب اچھی طرح سمجھ لیں تو آپ کے لئے خدا تک پہنچنے کی ایک راہ آسان تر ہو جائے گی اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے' آسان ہونے کے باوجود پھر بھی جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے اذن نہیں ہو گا اس وقت تک آپ اس راہ میں آگے نہیں بڑھ سکیں گے اور یہ بھی عجز سے ہی حاصل ہوتا ہے - وہ دعا مقبول ہوتی ہے جو عجز کے آخری مقام پر ہو اور اس دعا کا مقبول ہونا ایک ایسی حقیقت بن جاتا ہے جو سورج سے زیادہ بڑھ کر روشن ہوتی ہے - پس سجدے کی دعاؤں کے متعلق جو آپ سنتے ہیں کہ

سجدے میں دعائیں مانگی جائیں تو وہ زیادہ مقبول ہوتی ہیں - اس سے مراد صرف یہ نہیں کہ سجدے کی حالت میں جو جسم کی حالت ہوتی ہے جو دعا مانگی جائے وہ مقبول ہوتی ہے - بعض دفعہ کھڑے کھڑے روحیں سجدہ ریز ہو جایا کرتی ہیں - بعض دفعہ کھڑے کھڑے انسانی فکر ایسی عاجزی اختیار کرتا ہے کہ اس کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا - وہ خدا کے حضور کلیتاً مٹ جاتا ہے - وہ سجدہ ہے جس سجدے کی دعائیں مقبول ہوا کرتی ہیں - کیونکہ وہ سجدہ حقیقی عجز سے تعلق رکھتا ہے -

(الفضل 5- جون 1990)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

عرفان حدیث نمبر14

رزق کی وجہ

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو بھائی تھے۔ ان میں سے ایک تو ہروقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہتا تھا (اور کوئی کمائی وغیرہ نہیں کرتا تھا) دوسرا بھائی محنت مزدوری کرکے روزی کماتا تھا۔ ایک دن اس دوسرے بھائی نے شکایت کی کہ میرا بھائی کچھ نہیں کرتا (اور مجھے اس کا بوجھ اٹھانا پڑتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شاید تجھے اسی کی بدولت رزق مل رہا ہو۔ (جامع ترمذی کتاب الزھد باب الزھادۃ فی الدنیا)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

حضرت انسؓ بن مالک سے روایت ہے کہ عہد نبویؐ میں دو بھائی تھے ان میں سے ایک آنحضرت ﷺ کے حضور حاضر رہتا تھا' میں نے خصوصیت سے اس لئے یہ حدیث چنی ہے کہ بعض لوگوں کے ذہن میں صرف ابو ہریرہؓ کا نام آتا ہے کہ گویا وہی رہتے تھے مسجد میں۔ ابو ہریرہؓ تو دن رات وہیں رہتے تھے باہر نکلتے ہی نہیں تھے مگر بکثرت ایسے صحابہؓ تھے جو جتنا بھی ان کو وقت میسر ہو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں رہا کرتے تھے اور ابو ہریرہؓ کے علاوہ بھی بعض ان میں سے ایسے تھے جنہوں نے اپنا روزمرہ کا کام چھوڑ دیا تھا۔ یعنی بظاہر نکمے تھے کچھ کمانے والے نہیں تھے۔

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ایک بھائی حاضر رہتا تھا اور دوسرا کام میں مصروف رہتا تھا۔ کام کرنے والے نے آنحضرت ﷺ سے اپنے بھائی کی شکایت کی کہ مجھ اکیلے پہ ہی بوجھ ڈالا ہوا ہے۔ ہروقت یہ آپ کے پاس بیٹھا رہتا ہے اور میں اکیلا گھر چلانے کی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہوں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا "لعلک ترزق بہ" کیا خبر عین ممکن ہے کہ تجھے جو رزق عطا کیا جارہا ہے اس کے سبب سے ہو۔ بہت عظیم الشان ایک سِرّ وابستہ ہے اس حدیث میں' ایک سِرّ چھپا ہوا ہے اور وہ سب خدمت دین کرنے والوں کے لئے اور ان کے خاندانوں کے لئے ہے اور اسی طرح ان واقفین زندگی کے لئے ہے جنہوں نے کلیتہً اپنے آپ کو خدا کے حضور پیش کر دیا ہے۔ بہت سے ان کے خاندان والے' رشتہ دار یہ سمجھتے ہوں گے کہ ہم ان پر احسان کر رہے ہیں ہم نے ان کے بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں' ان کے بیوی بچوں کا خیال رکھتے ہیں اور اسی طرح

آج جماعت جرمنی میں بکثرت ایسے بڑے اور بچے اور جوان اور عورتیں ہیں جن کو اپنے گھروں کی ہوش نہیں اور جو کلیتہً دین کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں واقعتہً ان میں سے بعض کے بھائی یا اقرباء سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی خدمت کر رہے ہیں گویا کہ ہم نے ان کے بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں۔ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کو پلے باندھ لو کہ تمہیں کیا پتہ کہ تمہارے رزق میں ان کی وجہ سے برکت ہے۔ اگر یہ دین کی خدمت چھوڑ دیں تو پھر دیکھنا کہ تمہارا کیا حال باقی رہ جاتا ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان جیسا اس وقت سچا تھا ویسا ہی آج بھی سچا ہے۔ بعینہٖ اپنی پوری شان کے ساتھ آج کے زمانے کے خدمت کرنے والوں پر بھی اور ان کے رشتہ داروں پر بھی اطلاق پاتا ہے۔ پس یشری نفسہ میں یہ سارے لوگ داخل ہیں جنہوں نے اپنی جانیں بیچ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو یقین دلادے اور ان کے اعزاء اور اقرباء کے دماغ میں وہم تک بھی نہ گزرے کہ ان کی وجہ سے ان کے خاندانوں کو کوئی نقصان پہنچ رہا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود (-) اسی کی تشریحات پیش فرماتے ہیں' مختلف تحریروں میں آپ۔ نے مختلف پہلوؤں پر زور دیا ہے۔ مثلاً فرمایا "یعنی انسانوں میں سے وہ اعلیٰ درجہ کے انسان ہیں جو خدا کی رضا میں کھوئے جاتے ہیں۔" اپنی جان بیچ دی تو باقی کیا رہا ان کے پاس۔ "وہ دنیا سے غائب ہو جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کی یاد میں کھوئے جاتے ہیں وہ اپنی جان بیچتے ہیں اور خدا کی مرضی کو مول لیتے ہیں۔" یہ مول لیتے ہیں بہت پیارا اظہار ہے۔ یعنی فرمایا کہ جیسے سودا کرنے والے کو جو وہ خرچ کرتا ہے اس کے نتیجے میں وہ سودا دیا جاتا ہے جس کی خاطر وہ خرچ کرتا ہے۔ تو مول لیتے ہیں سے مراد یہ ہے کہ اللہ کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اپنی رضا سے ان کو متمتع فرمائے کیونکہ گویا انہوں نے اس کی رضا خرید لی۔ اب اللہ سے تو کوئی ویسے سودا نہیں کر سکتا' اس کی رضا خریدی نہیں جا سکتی مگر جب وہ خود کہے کہ کون ہے جو میری رضا خریدنے والا ہے اور کچھ لوگ اس کے جواب میں آگے بڑھیں اور کہیں ہم ہیں تیری رضا خریدنا چاہتے ہیں تو پھر کیسے ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس ادعا سے پیچھے ہٹ جائے وہ لازماً اپنی رضا ان کو عطا فرماتا ہے۔

"وہ اپنی جان بیچتے ہیں اور خدا کی مرضی کو مول لیتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن پر خدا کی رحمت ہے ایسا ہی وہ شخص جو روحانی حالت کے مرتبے تک پہنچ گیا ہے خدا کی راہ میں فدا ہو جاتا ہے" اب مول لینا جو ہے یہ فدا ہونے سے ورے ورے نہیں ہو سکتا۔ فرمایا "جو شخص روحانی حالت کے مرتبے تک پہنچتا ہے خدا کی راہ میں فدا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ تمام دکھوں سے وہ شخص نجات پاتا ہے جو میری راہ میں اور میری رضا کی راہ میں جان کو بیچ دیتا ہے اور جانفشانی کے ساتھ اپنی اس حالت کا ثبوت دیتا ہے کہ وہ خدا کا ہے۔"

جانفشانی عمر بھر کرنی پڑتی ہے۔ جان جو بیچی جاتی ہے کوئی ایک لمحے کا سودا نہیں ساری زندگی کا سودا ہے۔ مرتے دم تک' آخری سانس تک جو جان بیچی ہے اب بیچنے والے کی نہیں رہی۔ پس یہ کوئی ایسا سودا نہیں جو اچانک کسی بکری کو کسی کے پاس بیچ دیا تھوڑا سا صدمہ اگر ہوا بھی تو اس کے بعد چھٹی کرلی۔ یہ تو ایک ایسی جان کا سودا ہے جو لحہ لحہ جینے والی جان ہے اور لحہ لحہ مرنے والی جان ہے۔ ہزار موتیں اسے خدا کی خاطر قبول کرنی ہوں گی اور ہزار زندگیاں ہر موت کے بدلے اسے ملیں گی۔ پس یہ ہے من یشری نفسہ کہ جو اپنے نفس کو اللہ کی خاطر بیچ دیتا ہے۔

فرمایا "جانفشانی کے ساتھ اپنی اس حالت کا ثبوت دیتا ہے" یہ نہیں کہ ایک دفعہ بیچ دیا اور بات ختم ہوگئی۔ بہت سے واقفین زندگی ہم نے دیکھے ہیں جنہوں نے کسی خاص لحہ عشق میں اپنی جان کو خدا کے سپرد کر دیا اور اس کے بعد چھٹی کرلی۔ پھر ساری عمر ایسی حرکتیں کرتے رہے جو جان بیچنے والے نہیں کیا کرتے۔ اللہ تعالیٰ ایسوں کو پکڑتا ہے اور لازماً ان کا بد انجام ہوتا ہے۔ کبھی بھی وہ اس حالت میں نہیں مرتے کہ گویا جان بیچنے والے تھے۔ تو جان کا سودا تو پہلے کا ہے اور اس سودے کے حق میں ثبوت بعد میں مہیا ہوتے ہیں۔ ساری زندگی مہیا ہوتے رہتے ہیں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 27- جولائی 98ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جسے کیسٹس سے مرتب کر کے پیش کیا جاتا ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب اصل کیسٹس ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

ملاقات 23۔دسمبر 94ء
مرتبہ یوسف سلیم ملک صاحب

انسانی قربانی کا بھیانک تصور

ایک غیر احمدی دوست کے اس تحریری سوال پر کہ کیا قربانی کے طور پر جانوروں کو ذبح کرنا انسانوں میں جذبہ قتل کو اجاگر کرنے والی بات تو نہیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تو عجیب سوال ہے کہ جانوروں کی قربانی میں جذبہ قتل کو اجاگر کرنے والی کوئی بات ہے۔ لوگ روزانہ جانوروں کا گوشت کھاتے ہیں اور شکار کرتے ہیں اور جانوروں کو ہر طرف سے شکار ہوتا دیکھتے ہیں اور یہ جو اس وقت دنیا میں انسان کا قتل عام ہو رہا ہے اس سے ان کو جوش نہیں اٹھتا پس یہ تو ایک بالکل بے معنی سوال ہے۔

جانوروں کی قربانی کے اصول میں ایک حکمت ہے اور یہ ایک علامت ہے اس بات کی کہ ہم اپنے خدا کی رضا میں' دین کی راہ میں اپنا وہ سب کچھ جو ہمیں عزیز ہے وہ قربان کرنے کے لئے ہم تیار بیٹھے ہیں۔ قربانی کرنا دنیا کا قدیم سے دستور چلا آرہا ہے البتہ قربانی کا یہ جذبہ پرانے زمانوں میں انسان میں انسانی قربانی کی صورت میں پایا جاتا تھا یعنی اس کا صرف مذہبی آغاز نہیں ہے بلکہ جو پرانی تہذیبیں ہیں مثلاً مصری تہذیب ہے یا ہندوانہ تہذیب ہے ہر جگہ یہی ہوتا تھا کہ بچے کو یا کسی اور کو یا کسی کنواری لڑکی کو پکڑ کر خدا کے نام پر اس کو ذبح کروا دیا جاتا تھا۔ افریقہ میں آج تک یہ رسم موجود ہے۔ بعض قبائل ایسے ہیں جن میں ابھی بھی زبردستی پکڑ کر قربانی کی جاتی ہے۔ ایک قبیلہ کے ایک احمدی دوست جو بعد میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اخلاص میں بہت ترقی کر گئے انہوں نے مجھے بتایا کہ میں خود گواہ ہوں میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے بلکہ خود ان چیزوں میں Participate کیا ہوا ہے اور اس پر وہ بڑے سخت پشیمان اور اپنے آپ کو بہت گناہگار سمجھتے ہوئے استغفار کرتے تھے۔ وہ بتاتے ہیں کہ ماں باپ کو کہہ کر ان کی معصوم بچی کو ان کے سامنے تختے سے باندھ کر ذبح کروایا گیا لیکن یہ اس قدر جاہلانہ تصور تھا کہ اس احمدی دوست کو اس وقت سمجھ نہیں آتی تھی 'اب سمجھ آئی ہے کہ یہ کتنی بھیانک بات تھی۔ پس انسانی قربانی کا یہ پس منظر ہے جس کے اثرات آج بھی ملتے ہیں۔

قربانی کی ابراہیمی روح

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سب سے پہلے انسانی قربانی کے اس تصور کے خلاف ایک عملی نمونہ دکھایا ہے اور وہ یہ تھا کہ Submission کے آخری مقام پر ہونے کے باوجود آپ کی فطرت صحیحہ نے اس بات کو قبول نہیں کیا کہ کوئی انسان کسی اور انسان کی جان لے یعنی خود اس کو ذبح کرے اور قربان کردے چاہے مقصد کتنا ہی اعلیٰ کیوں نہ ہو۔ یہ ابراہیمی روح ہے جس کی وجہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ایک بہت بڑا مقام ہے۔ انہوں نے ایک ایسا عظیم نمونہ دکھایا ہے کہ کمال حد تک تسلیم و رضا ہے اور اس کے باوجود فطرت صحیحہ ایسی عظیم ہے کہ دل گواہی دیتا تھا کہ اللہ کا یہ مقصد نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اور طرح قربانیاں دے کر بات کو ٹالتے رہے اور جب آخر سمجھا کہ میرا فرض ہے کیونکہ خدا بہتر جانتا ہے میں بہتر نہیں جانتا تو وہاں تسلیم کامل ہو گئی۔ فطرت صحیحہ کی بات درست تھی لیکن بالآخر اسے پیچھے کے نیچے رکھ دیا لیکن ایک شرط کے ساتھ کہ جس سے جان لینی ہے اس کی مرضی کے بغیر قربانی نہیں ہو سکتی اس لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے پوچھا ہے تو اس کے بعد اس بات کے Symbol کے طور پر وہ قربانیاں انسان کے لئے مقرر کر دی گئیں تاکہ یہ جذبہ یا روح اور اس کا نشان ہمیشہ باقی رہے جو پہلے ہی کرتا تھا یعنی جانوروں کو ذبح کرتا تھا اور گوشت کھاتا تھا تو اس سے اس میں کوئی نئی بہیمیت پیدا نہیں ہوئی بلکہ بہیمیت کو ہٹا کر اس کی جگہ ایک جائز رستہ جو پہلے سے اس کے لئے موجود تھا وہ اس کو دکھایا گیا کہ تم اس جذبہ کا اظہار واقعتۃً کسی انسان کو مارنے کی بجائے قربانیوں کے طور پر پیش کر دو اور میں قبول کرلوں گا۔ گویا تم نے اپنی قربانی کو پورا کر دیا۔

اب صدّقت الرؤیا جو قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے وہ یہی مضمون تو ہے کہ جب تو نے یہ فیصلہ کر لیا کہ ہم حاضر ہیں ہر چیز کے لئے تو اس وقت فرمایا تو نے رؤیا پوری کر دی میں نے تیری قربانی کے جذبہ کو قبول کرلیا ہے۔ اب میرا حکم یہ ہے کہ آئندہ سے تم یعنی انسان کی بجائے جانور کو جس کو پہلے ہی تم کھاتے رہتے ہو اسی کو قربان کر دیا کرو اور میں قبول کرلوں گا۔ اس میں بہیمانہ سرشت پیدا کرنا کہاں ثابت ہوتا ہے۔ یہ ساری باتیں جو سوال کرنے والے کے ذہن میں ہیں کسی شخص کے تصور کی پیداوار ہیں ان کا حقائق سے کوئی دور کا بھی تعلق نہیں۔

پردہ کے متعلق ایک سوال کا جواب

اس سوال پر کہ چچا یا ماموں زاد بہن بھائیوں میں گہری قرابت پائی جاتی ہے مگر اس کی کیا وجہ ہے کہ قرآن کریم نے ان کو محرم رشتہ داروں میں شامل نہیں کیا۔ حضور نے جواباً فرمایا معاشرہ میں اگر تو ایسی بے پردگی ہو کہ بے دھڑک آنا جانا ہو تو یہ ناجائز ہے۔ ایک میز پر اکٹھے کھانا کھا لینا لیکن اپنے آپ کو سنبھال کر رکھنا قرآن کریم کی ایک دوسری آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ منع نہیں ہے لیکن ایسے گھروں میں داخل ہونا ہو تو ان کو لازم ہے کہ عورتیں اپنے آپ کو سنبھالیں اور وہ بے تکلف آنا جانا جو حقیقی بہنوں کے ساتھ ہو سکتا ہے وہ نہیں ہے اس میں فرق کرنا پڑے گا۔ پرانے زمانے میں ایسی خواتین تھیں جو اپنی تہذیبی اقدار کو پہچانتی اور سمجھتی تھیں۔ وہ جب بھی کوئی ایسا قریبی شخص آئے تو اپنی بچیوں اور بہوؤں کو ہمیشہ کہا کرتی تھیں کہ پردہ کرو بلکہ بہوؤں کے دیور وغیرہ کے آنے پر فوراً کہا کرتی تھیں کہ اپنے آپ کو سنبھالو دوپٹہ لو' یوں کرو۔ اور ایسی تربیت ہوتی تھی کہ ہر دفعہ کہنے کی ضرورت بھی نہیں پڑتی تھی وہ ضرور سنبھل جاتی تھیں اور اگر کوئی نہ سنبھلے تو اس کو گھور کر دیکھا جاتا تھا کہ تم کیا کر رہی ہو۔ پس چچا یا ماموں زاد اگرچہ محرم رشتہ داروں میں مذکور نہیں لیکن محرم کے قریب تر لوگ ہیں اور روزمرہ کے آنے جانے اور گھریلو معاشرت کی وجہ سے جب ہمارے ہاں خاندان کا دائرہ بڑا ہو جاتا ہے تو اس میں یہ سختی سے اعتراض نہیں کیا جا سکتا کہ برقع پہن کر بیٹھیں لیکن سنبھل کر بیٹھنا اور اپنی زینت کو سنبھال کر رکھنا یہ بہت ضروری ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو اسی بہانے سے کہ کوئی بات نہیں آخر بہنیں ہی تو ہیں جو بے احتیاطیاں ہوتی ہیں ان سے پھر معاشرہ میں بہت سی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

متبنّٰی کی رسم

اس مجلس میں متبنّٰی کے بارہ میں بھی ایک سوال ہوا حضور نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا متبنّٰی کی رسم کو اسلام نے توڑا اور توڑا اس طرح نہیں کہ تم لوگ شادیاں کر سکتے ہو خدا نے فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ تیرے دل میں اس بات سے کراہت ہے لیکن تجھے شادی کرنی چاہئے۔ اب وہ شادی کروادی۔ اب لوگوں نے یہ ترجمہ کیا ہے کہ تو چھپا رہا ہے دل میں اس بات کو یعنی اپنی تمنا کو اور اللہ کو پتہ لگ گیا ہے۔ اب وہ بچی جو گھر میں اتنی دیر سے رہ رہی تھی اور جسے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ بولے بیٹے سے بیاہ دیا تھا اس کے متعلق تمنا کا ترجمہ کرنا اس قدر غلط ہے کہ اس کی کوئی بنیاد نہیں۔ ایک نمونہ بنایا ہے بہت مشکل چیزوں میں۔

امام سے مراد

بعض غیر از جماعت دوست اعتراض کرتے ہیں کہ خلیفۃ المسیح اپنے آپ کو امام کیوں کہتے ہیں کیونکہ امام تو صرف نبی ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا یہ تو محض غلط فہمی ہے ہر مسجد کا مولوی امام کہلاتا ہے یہ تو بالبداہت غلط بات ہے۔ شیعہ ائمہ مسلسل چلے آرہے ہیں اور ان کو سنّی تو نبی نہیں سمجھتے۔ شیعہ حضرات مخفی طور پر اپنے ائمہ کو نبی قرار دیں اور مرتبہ نبیوں سے بھی بڑھا دیں یہ الگ بات ہے اور ایسا کرتے بھی ہیں لیکن ان کے لفظ امام پر کسی کو کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوتا۔

دوسرے یہ کہ یہ بات اگر ان کی درست ہے تو صرف ان معنوں میں درست ہے کہ امام خدا نے مقرر کیا ہو تو وہ نبی ہوتا ہے یہ میں تسلیم کرتا ہوں۔ اللہ نے خود کسی کو امام بنایا ہو تو وہ نبی ہوتا ہے اور امام مہدی کو اللہ نے امام بنایا ہے (-) لیکن خلیفہ کو جب امام کہتے ہیں تو ان معنوں میں امام نہیں کہتے جن معنوں میں امام مہدی ہے۔ خلیفہ کو امام مہدی کا مرتبہ نہیں دیا جاتا بلکہ اسے رہنما اور لیڈر کے طور پر شمار کیا جاتا ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں لفظ امام کے طور پر ملتا ہے یہاں تک کہ لفظ امام کو قرآن کریم نے عام طور پر مختلف جہتوں سے استعمال فرمایا ہے صرف مذہبی جہت سے نہیں دوسری جہتوں سے بھی اور قرآن کریم نے اسے مثالیں دے کر سمجھایا ہے۔ کسی کو ذرا بھی علم ہو تو اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں رہتی۔ پتہ نہیں لوگوں نے کہاں سے نکالا ہے کہ صرف نبی امام ہوتا ہے۔ نبی امام ہوتا ضرور ہے اس میں کوئی شک نہیں لیکن یہ کہنا غلط ہے کہ ہر امام نبی ہوتا ہے۔ اصل میں مختلف تعریفیں بعض جہتوں سے وسیع ہوتی ہیں بعض جہتوں سے تنگ ہوتی ہیں۔ جو وسعت والا پہلو ہے وہ تنگ والے میں داخل ہوتا ہے تنگ والا ہر پہلو وسعت میں داخل نہیں ہوتا۔

اولین اور آخرین کا حقیقت افروز موازنہ

ایک دوست نے سورۃ الواقعہ کے حوالے سے بڑا دلچسپ سوال اٹھایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے والسّٰبقون السّٰبقون پھر تھوڑا سا آگے جا کر فرمایا ہے ثلّۃ من الاولین و قلیل من الآخرین اس کو اکثریت اور اقلیت کے رنگ میں بیان کرنے میں کیا حکمت ہے۔ حضور انور نے اس کا حقیقت افروز جواب دیتے ہوئے فرمایا اس کی ایک نہیں کئی حکمتیں ہیں۔ ویسے اس کے متعلق یہ پوچھنا چاہئے تھا کہ اس کا معنی کیا ہے۔ کیوں فرق کیا گیا ہے۔ اس کا مطلب قرآن کریم واضح طور پر بیان فرما رہا ہے جس میں بظاہر تضاد سا دکھائی دے رہا ہے۔ پس اس میں حکمت کی بحث نہیں ہے یہ بتانا چاہئے کہ کیوں یہ تضاد نہیں ہے پہلے تو اس بات کو سمجھنا چاہئے کہ اولین کا ذکر ہے اور پھر آخرین کا ذکر ہے اور بیچ کے زمانہ کو غائب کر دیا گیا ہے۔ یہ بہت ہی اہم طرز بیان ہے جسے پڑھ کر کچھ ہوش آنی چاہئے اور سمجھ آنی چاہئے کہ اگر اولین کے ساتھ ہی ملتے جلتے آخرین کہلا سکتے تھے تو وہ جو پہلی نسلیں ہیں ان کو رسول اللہ

ﷺ نے کبھی آخرین نہیں فرمایا بلکہ فرمایا ہے ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم اور پھر فرمایا ہے کہ پھر ایک اندھیری رات کا زمانہ آئے گا جس کو فیج اعوج کہا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ جو ہدایت اور نور لے کر آئے وہ تین صدیوں کے لگ بھگ تو پوری شان سے دمکتا رہا ہے۔ پوری شان سے ان معنوں میں کہ اس میں جو کمی آئی ہے وہ اس حد تک نہیں آئی کہ اس میں اندھیرے کا غلبہ ہو سکے۔ لیکن وہ زمانہ مائل باللیل تھا۔ رات کی طرف رفتہ رفتہ سفر کر رہا تھا اور رسول اللہ ﷺ کا زمانہ جتنا قریب تھا اتنا وہ زیادہ روشن تھا اور جتنا وہ رات کی طرف جا رہا تھا اس میں کچھ کمی آتی جا رہی تھی۔ کچھ اندھیروں کے آثار جگہ جگہ ظاہر ہو رہے تھے۔ پھر وہ وقت آنا تھا جب ایک رات نے چھا جانا تھا جس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ قوم روشنی سے محروم رہ جانی تھی۔ یہاں نسبتوں کی باتیں ہیں۔ رات کو بھی اللہ تعالیٰ چاند ستاروں سے روشن بنا دیتا ہے کبھی ستارے اور کبھی چاند کی باری آتی ہے۔ کبھی پہلی رات کا چاند کبھی چودھویں کا چاند کہا جاتا ہے۔ رات کو اللہ تعالیٰ روشنی سے خالی تو نہیں چھوڑتا۔ پس وہ قوم جسے زندہ رکھا جانا تھا اس کے لئے لازم تھا کہ ہمیشہ اس میں روشنی رہے مگر ایک رات کی روشنیاں ہیں اور ایک دن کی روشنیاں ہیں۔ دن کی روشنی اور اس کا Dusk سورج غروب ہونے کے بعد بھی اس قوت کا سورج تھا کہ تین سو سال تک یعنی تین نسلوں تک (اگر اسّی سال کی عمر کی نسلیں قرار دیں تو 240 سال بنتے ہیں) اس نے اسی طرح دن کے مقام پر رہتے ہوئے دن کا منظر پیش کرتے ہوئے باقی رہنا تھا۔ پھر رات آجانی تھی۔ پھر کیا اس رات نے کبھی ختم ہونا تھا کہ نہیں۔ یہ بحث ہے۔ رات کے بعد پھر کچھ ایسے لوگ پیدا ہونے تھے جیسے صبح کا منظر ہو۔ آخرین کے لفظ میں جو پیغام ہے وہ یہی ہے کہ اولین کے بعد ایک لمبے عرصہ کے بعد آخرین ہی پیدا ہوں گے۔ اب آخر کس کو کہتے ہیں۔ اس کا مصدر کیا ہے اس کا مصدر آخرہ ہے یعنی آخرت۔ اور یہاں آخَرین نہیں فرمایا بلکہ آخِرین فرمایا ہے اس کا مطلب ہے دوسرے لوگ یا دوسری قوم ایک آئے گی۔ آخَرین اور آخِرین میں بڑا فرق ہے۔ وہاں آخرین سے مراد ہے کہ یہ لوگ اب دوبارہ نہیں ہوں گے۔ اب دوسری قوم آنے والی ہے۔ دوسرے لوگ آنے والے ہیں۔ یہاں یہ پیغام ہے کہ آخر پر جسے ہم دین کا زمانہ آخرت کہہ سکتے ہیں' اس زمانہ میں یہ لوگ پیدا ہوں گے اور یہاں آخرت سے مراد مرنے کے بعد کی آخرت نہیں بلکہ اس دنیا میں آنے والا وہ زمانہ ہے جو بعد میں آئے گا۔

روشنی کا نیا پیغام

لیکن اس آخرت کا تعلق بالآخرۃ سے بہرحال نہیں ہے۔ یہ وہ آخرت ہے جس کی طرف آج آپ نے اشارہ کیا ہے یا یہ کہنا چاہئے کہ آپ نے انگلی اٹھائی ہے قرآن کریم میں اس قسم کے آخرین کا ذکر ملتا ہے کہ وہ کون لوگ ہیں جو ایسے زمانہ میں پیدا ہوں گے جس میں اولین کے زمانہ سے ایک انقطاع ہونے کے بعد گویا پھر دوبارہ روشنی کا پیغام لایا جا رہا ہے کیونکہ وہ لوگ جو وہاں پیدا ہو رہے ہیں ان کی باتیں روشنی کی باتیں ہیں ویسی ہی باتیں ہیں جس طرح ابتدائی زمانہ کے لوگوں کی باتیں تھیں۔ ان کے لئے انعام بھی ویسے ہی مقرر فرمائے گئے ہیں مگر اس کے باوجود ان کا جو ملنا ہے اور ہم پلہ ہونا ہے وہ اس طرح کا نہیں ہے جیسا کہ اول زمانہ میں پیدا ہوا۔ جس شان کے سابقون پہلے زمانہ میں جس کثرت سے پیدا ہوئے ہیں اس شان کے بکثرت پھر پیدا نہیں ہوں گے۔

پس خدا کا یہ وعدہ ہے کہ ان کو اولین سے ملایا جائے گا لیکن وہ تعداد میں نسبتاً تھوڑے ہوں گے اور اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ تھوڑا کہنا ایک نسبتی امر بھی ہے۔ چھ لاکھ میں دس ہزار قدوسیوں کا پیدا ہو جانا ایک بڑی عظیم جماعت پر دلالت کرتا ہے اور اس پر آپ کثیر کا لفظ استعمال کر سکتے ہیں مگر چار ارب کی آبادی میں دس لاکھ کا پیدا ہو جانا بھی قلیل ہے۔ پس اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ نعوذباللہ من ذٰلک ان میں آگے بڑھنے والا کوئی نہیں ہوگا کیونکہ یہ فیض بھی تو اصل منبع ہی کا ہے۔ اس کا نور دوبارہ چمکے تو اس سے وہی عظیم نشان ظاہر کرنے چاہئیں تو میرے نزدیک اس کا دوسرا معنی یہ بنے گا کہ بعد کے زمانہ میں آنے والے اپنے تناسب کے لحاظ سے اس مرتبے کو نہیں پہنچیں گے جو اولین کو حاصل تھا۔ تھوڑے لوگوں میں اس کثرت سے پیدا ہوئے کہ وہ ایک نمایاں عنصر کے طور پر ابھرے ہیں اور آخر میں چونکہ بہت زیادہ وسیع تعداد کے انسانوں سے واسطہ ہے ان سے یہ توقع رکھنا کہ ان میں یہ نسبت مل جائے یہ ناممکن ہے اور اس کے لئے ویسے بھی کیونکہ لمبا عرصہ درکار ہوتا تھا پہلے زمانہ کی جو جماعت ہے وہ 23 سال تک نور کامل سے تربیت یافتہ تھی اور اس میں ان کا نمایاں طور پر زیادہ آدمیوں کا پیدا ہونا بہت بڑی بات ہے جب کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں تدریجی ترقی ہوئی تھی اس لئے حضرت مسیح موعود کی براہ راست تربیت میں نسبتاً بہت تھوڑے لوگ آئے ہیں اور اس تربیت کو پھر لمبا کر دیا گیا یہ الگ اللہ کا احسان ہے۔ حضرت مسیح موعود نے طاعون کے زمانہ میں غالباً 1907ء میں یہ لکھا ہے کہ پہلے تعداد تھوڑی تھی مگر اب چار لاکھ ہو چکی ہے اور چار لاکھ کے متعلق یہ شکوہ ہے کہ بہت سے ہیں جنہوں نے بیعتیں کر لی ہیں طاعون کی وجہ سے مگر ایک دفعہ بھی قادیان نہیں آئے اور بار بار تکرار فرما رہے ہیں کہ قادیان آیا کرو۔ اب ہمارے جلسوں کی جو رونق ہے یہ تو مسیح موعود کی ان دعاؤں کی برکت ہے ورنہ اس زمانہ میں کبھی 70 آئے کبھی 700 آگئے اور اس سے زیادہ نہیں ہوئے جبکہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ دیکھیں کہ لاکھوں کا اجتماع تھا۔

قرآن کریم کا نہایت محتاط اور واقعاتی تجزیہ

ابتدائی زمانہ میں جس شان کے ساتھ اور جس قوت کے ساتھ دین کا جلوہ ظاہر ہوا اس نے بڑے زور کے ساتھ لوگوں کو آپ کے قریب کھینچا ہے اور ٹھہر کر بہت بڑی تربیت کا موقع ملا ہے لیکن اس کے باوجود جو لوگ تربیت سے باہر تھے دیکھیں ان کا کیا حال ہوا اور وہ جو فتنے پیدا ہوئے وہ بتا رہے ہیں کہ' صرف تعلیم کافی نہیں ہے ایک عظیم الشان وجود کے پروں کے نیچے آنا ضروری ہے پس ان چند لاکھ کے سوا جن کو تربیت تھی باقی عرب جو تھا وہ تعداد میں پورے لاکھ بھی نہیں تھے میں نے مثال کے طور پر لاکھ بتایا ہے وہ ہزار رہا تھے کم سے کم دس ہزار قدوسی تو تھے حضرت مسیح موعود کے وقت میں میں نہیں کہہ سکتا کہ دس ہزار کے قریب ایسے لوگ ہوں جن کو اس قسم کی فہرست میں شامل کیا جا سکتا ہو۔ گن کر دیکھیں تو زیادہ سے زیادہ ہزار دو ہزار کی فہرست بنے گی جو واقعتہً کامل اللہ کے رنگ میں رنگین دکھائی دیئے جنہوں نے تربیت حاصل کی تو اس لئے اللہ تعالیٰ جو حقائق پر نظر رکھتا ہے جس کو پتہ تھا کہ کیا ہونے والا ہے اس نے کیسی محتاط زبان استعمال فرمائی ہے۔ آخری زمانہ کو روشنی تو دی لیکن فرمایا ان میں فرق ہوگا۔ ان روشنیوں میں جو غیر معمولی طور پر آگے بڑھنے کا مقام ہے جو اعلیٰ تربیت سے حاصل ہوا ہے کچھ لوگوں کو وہ بھی ملے گا یہ بتانے کے لئے کہ یہ شخص آسمان کا نمائندہ ہے لیکن جس کثرت سے وہ مقام اولین کو حاصل ہوا اس کثرت سے وہ پہلا مقام آخرین کو نہیں ملے گا اور یہ بالکل واقعاتی تجزیہ ہے۔ یوں لگتا ہے کہ کوئی انسان اپنے سامنے رکھ کر حالات کو دیکھ کر یہ بتا رہا ہے کہ یہ واقعہ ہونے والا ہے۔ لیکن بعض دوسری چیزوں میں جہاں عام قربانیوں کا مسئلہ ہے اور لبیک کہنا ہے مگر اس شان کا نہیں مگر پھر بھی بکثرت لوگوں کا اپنے آپ کو پیش کر دینے کا تعلق ہے۔ فرمایا وہ کثرت کے ساتھ وہاں ہوں گے۔ اور وہ کثرت ہم نے دیکھ لی ہے۔ پس جہاں اکثریت کا ذکر ہے وہاں یہ معنی ہے اور جہاں قلت کا ذکر ہے وہاں یہ معنے ہے۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

حصولِ خیر کے درجات

اول یہ درجہ کہ نیکی کے مقابل پر نیکی کی جائے۔ یہ تو کم درجہ ہے اور ادنیٰ درجہ کا بھلا مانس آدمی بھی یہ خلق حاصل کر سکتا ہے کہ اپنے نیکی کرنے والوں کے ساتھ نیکی کرتا رہے۔

دوسرا درجہ اس سے مشکل ہے اور وہ یہ کہ ابتداءً آپ ہی نیکی کرنا اور بغیر کسی کے حق کے احسان کے طور پر اس کو فائدہ پہنچانا۔ اور یہ خلق اوسط درجہ کا ہے۔ اکثر لوگ غریبوں پر احسان کرتے ہیں۔ اور احسان میں ایک یہ مخفی عیب ہے کہ احسان کرنے والا خیال کرتا ہے کہ میں نے احسان کیا ہے اور کم سے کم وہ اپنے احسان کے عوض میں شکریہ یا دعا چاہتا ہے اور کوئی ممنون منت اس کا مخالف ہو جائے تو اس کا نام احسان فراموش رکھتا ہے۔ بعض وقت اپنے احسان کی وجہ سے اس پر فوق الطاقت بوجھ ڈال دیتا ہے۔ اور اپنا احسان اس کو یاد دلاتا ہے۔ جیسا کہ احسان کرنے والوں کو خدا نے متنبہ کرنے کے لئے فرمایا ہے۔ (-) اے احسان کرنے والو! اپنے صدقات کو جن کی صِدق پر بنا چاہئے۔ احسان یاد دلانے اور دکھ دینے کے ساتھ برباد مت کرو۔ یعنی صدقہ کا لفظ صدق سے مشتق ہے۔ پس اگر دل میں صدق اور اخلاص نہ رہے تو وہ صدقہ صدقہ نہیں رہتا بلکہ ایک ریاکاری کی حرکت ہوتی ہے۔........

تیسرا درجہ ایصال خیر کا خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ بالکل احسان کا خیال نہ ہو۔ اور نہ شکر گذاری پر نظر ہو بلکہ ایک ایسی ہمدردی کے جوش سے نیکی صادر ہو جیسا کہ ایک نہایت قریبی مثلاً والدہ محض ہمدردی کے جوش سے اپنے بیٹے سے نیکی کرتی ہے۔ یہ وہ آخری درجہ ایصال خیر کا ہے جس سے آگے ترقی کرنا ممکن نہیں۔ لیکن خدائے تعالیٰ نے ان تمام ایصال خیر کی قسموں کو محل اور موقعہ سے وابستہ کر دیا ہے اور (-) موصوفہ میں صاف فرما دیا ہے کہ اگر یہ نیکیاں اپنے اپنے محل پر مستعمل نہیں ہونگی تو پھر یہ بدیاں ہو جاویں گی۔ بجائے عدل فحشاء بن جائیگا۔ یعنی حد سے اتنا تجاوز کرنا کہ ناپاک صورت ہو جائے۔ اور ایسا ہی بجائے احسان کے منکر کی صورت نکل آئیگی۔ یعنی وہ صورت جس سے عقل اور کانشنس انکار کرتا ہے۔ اور بجائے (قرابت داری کے) بغی بن جائیگا۔ یعنی وہ بے محل ہمدردی کا جوش ایک بری صورت پیدا کرے گا۔ اصل میں بغی اس بارش کو کہتے ہیں جو حد سے زیادہ برس جائے اور کھیتوں کو تباہ کر دے اور یا حق واجب سے افزونی کرنا بھی بغی ہے۔ غرض ان تینوں میں سے جو محل پر صادر نہیں ہوگا وہی خراب سیرت ہو جائیگی۔ اسی لئے ان تینوں کے ساتھ موقعہ اور محل کی شرط لگا دی ہے۔ اس جگہ یاد رہے کہ مجرد عدل یا احسان یا ہمدردی ذی القربیٰ کو خلق نہیں کہہ سکتے بلکہ انسان میں یہ سب طبعی حالتیں اور طبعی قوتیں ہیں کہ جو بچوں میں بھی وجود عقل سے پہلے پائی جاتی ہیں مگر خلق کے لئے عقل شرط ہے اور نیز یہ شرط ہے کہ ہر ایک طبعی قوت محل اور موقع پر استعمال ہو۔

OOO

پرتو اسی کے حسن کا ہے شش جہات میں
ہیں مہر و ماہ بھی جلوۂ جاناں لئے ہوئے
محفل تمام ششدر و حیران رہ گئی
جب آگئے وہ زلف پریشاں لئے ہوئے
گزری ہے شادؔ عمر مری انتظار میں
زندہ ہوں دل میں وصل کے ارماں لئے ہوئے
(بہار جاوداں)

ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

حقیقت افروز تبصرہ

ملائشیا میں ایک مذہبی تنظیم "الارقم" ہے اس کے بانی 57 سالہ سکول ٹیچر اشعری محمد صاحب ہیں۔ اس تنظیم پر حکومت ملائشیا نے پابندی لگا دی ہے۔ اس تمہید کے ساتھ جناب قربان انجم صاحب نے اس تنظیم کے متعلق اپنی معلومات کو شائع کیا ہے۔ اپنے اس مضمون میں "الارقم" سے موازنہ کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے متعلق لکھتے ہیں۔

"ایک اور گروہ....جو "الارقم" سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ عالمی سطح پر اپنا اثر و رسوخ بڑھا رہا ہے وہ ہے قادیانی گروہ جو اپنے آپ کو "جماعت احمدیہ" میں منظم کر کے دنیا کے بیشتر ممالک میں مصروف عمل ہے....پاکستان سے باہر اس جماعت کی سرگرمیوں کا دائرہ وسیع ہوتا جا رہا ہے.....وہ اندرون ملک بھی پھیلتے جا رہے ہیں۔ پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد اس جماعت کا دائرہ زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ پھیلا ہے۔ ان کی عبادت گاہوں جنہیں رائج قانون کے احترام میں "مسجد" نہیں کہا جا سکتا..... میں ڈیڑھ گنا اضافہ ہوا ہے۔ باقاعدہ بیعت کرنے والوں کی تعداد بھی قانونی پابندیوں کے دور میں زیادہ رفتار سے بڑھی ہے۔ مرزا طاہر احمد لندن میں بیٹھ کر اپنی جماعت کی رہنمائی کر رہے ہیں اور ان کے خطابات پاکستان میں بھی ہر جگہ باقاعدگی سے ایک ہفتہ میں دوبارہ سنے جا رہے ہیں اور چونکہ ان کے جواب میں مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے علماء کرام (جو قادیانیوں کے دائرہ اسلام سے خارج قرار دیئے جانے پر متفق ہیں) (.........) بنا بریں بعض حکومتوں کی طرف سے برملا کہا جا رہا ہے کہ مرزا طاہر احمد کو جلاوطن کرنے، قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے اور اس فیصلہ پر عمل درآمد کے لئے قوانین نافذ کرنے سے فائدہ سے زیادہ نقصان ہوا ہے۔

آٹھ ماہ سے جماعت احمدیہ کا اپنا ٹیلی ویژن سٹیشن کام کر رہا ہے۔ گزشتہ ماہ لندن میں اس جماعت کا جو 29 واں سالانہ جلسہ ہوا اس کی کارروائی پوری دنیا میں.....براہ راست یا بعض حصوں کی ریکارڈنگ سیٹلائٹ کے ذریعے دکھائی گئی۔ پانچوں براعظموں کے 120 ممالک میں یہ کارروائی دکھائی گئی۔ امیر جماعت کی تقاریر کا سات زبانوں میں ترجمہ کر کے نشر کی گئیں جبکہ جلسہ گاہ سے حاضرین کے لئے ان تقاریر کا پندرہ زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ جماعت احمدیہ کے ایک ترجمان نے دعویٰ کیا کہ صرف ایک سال کے دوران 27 ہزار یورپی باشندے دائرہ "احمدیت" میں داخل ہو گئے ہیں۔ ایک سال کے دوران عالمی بیعت میں شرکت کرنے والے احمدیوں کی تعداد چار لاکھ اٹھارہ ہزار دو سو ہے۔ ان کا تعلق 93 ممالک سے اور 155 اقوام سے ہے۔ جولائی 93ء سے جولائی 94ء تک دنیا بھر میں جماعت کی 551 نئی شاخیں قائم کی گئی ہیں۔ اس دوران 668 بیوت الذکر (عبادت گاہیں) بنائی گئیں۔ جماعت اب تک 52 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم شائع کر چکی ہے۔ گیارہ مزید زبانوں میں تراجم پر نظر ثانی مکمل کئے جانے کے بعد یہ تعداد 63 ہو جائے گی۔ دنیا بھر میں قادیانیوں کے تعلیمی اداروں کی تعداد 349 اور ہسپتالوں کی تعداد چالیس تک پہنچ چکی ہے۔

ہم نہیں کہتے تحفظ ختم نبوت کے لئے کام کرنے والی جماعتیں جواب میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کے پروانے خاموش تو بیٹھے نہیں رہ سکتے۔ مگر یہ جو قادیانی چھائے جا رہے ہیں کیا اس کا مؤثر تدارک کیا جا رہا ہے؟ مؤثر تدارک کے لئے ایک اہم ضرورت تو یہ ہے کہ علماء کرام اسلام کے داعیانہ مزاج میں ڈھل کر اپنے عمل سے ثابت کریں کہ وہ مسلمانوں ہی کے نہیں پوری بنی نوع انسانیت کے خادم ہیں کیونکہ قادیانیوں کے بارے میں یہ حقائق ریکارڈ پر ہیں کہ وہ فلاح و بہبود کے کاموں اور سماجی خدمات میں بے حد نمایاں ہیں۔ صومالیہ کے قحط زدگان سے لے کر بھارت کے مفلوک الحال غیر مسلموں تک کی امداد میں پیش پیش دکھائی دیتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر مسلمانوں میں تفرقہ و تعصب کا روز افزوں رجحان قادیانیوں کے لئے نفع بخش ثابت ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کے مختلف فرقوں کی باہم تکفیر اور قتل عام بھی قادیانیوں کے پھلنے پھولنے اور پھیلنے میں مددگار ثابت ہو رہا ہے۔"

(ہفت روزہ "زندگی" لاہور 2 تا 8 ستمبر 94ء ص 36-37)

معاشی عذاب کے اثرات

جناب عبدالکریم عابد صاحب لکھتے ہیں۔

"اب قوموں اور ملکوں پر جو معاشی عذاب نازل ہو چکا ہے اس کی وجہ سے بے روزگاروں کے ہجوم پیدا ہوں گے، چھوٹے کاروبار کرنے والے ملٹی نیشنل کی یورش کے آگے دم توڑ دیں گے، مہنگائی اور روپے کی قدر میں کمی سے روپیہ ایک آنے کا بھی نہیں رہے گا اور جب یہ صورت ہوگی تو نظام سرمایہ داری نے ہر شعبے میں حرص و ہوس کی جو بھٹی سلگا دی ہے اس آگ کو کیسے بجھایا جا سکے گا لازماً نئی نسل اور بھی زیادہ جرائم پر مائل ہو گی دفتروں میں رشوت کے نرخوں میں اضافہ ہو گا، تاجر جعلی اور ملاوٹی مال کی تجارت کریں گے، فیشن کے تقاضوں کی تکمیل عورتوں کو عصمت فروشی کی ترغیب دے گی، ناآسودہ لوگ منشیات میں پناہ تلاش کریں گے۔ غرض حرص و ہوس کی دنیا میں معصیت عام ہو گی، یہ وہ کلچر ہے جس کی طرف زر پرستی کا نظام ہمیں لے جا رہا ہے، اس کلچر کی تباہ کاریوں سے صرف وہ لوگ محفوظ رہیں گے جو سادگی اور قناعت کے راستے کو اپنائیں، جھوٹی نمود و نمائش کے چکر میں نہ پڑیں، ناک اونچی رکھنے کی حماقت کا شکار نہ ہوں، فضول رسموں رواجوں کو ماننے سے انکار کر دیں لیکن عام آدمی اتنا طاقتور نہیں ہو سکتا کہ سارے معاشرے سے جھگڑا کر سکے چند باایمان لوگ مضبوط ایمان کے ہو سکتے ہیں جو زمانے کی تیز و تند ہوا کے خلاف کھڑے ہو جائیں لیکن عام آدمی اپنے ایمان کے باوجود تنکوں کی طرح ہوا کے رخ پر اڑ تا رہے گا، اس کے لئے اسے الزام بھی نہیں دیا جا سکتا آخر وہ ایک آدمی ہی تو ہے جس کی خلقت میں کمزوری ہے، اس کمزور آدمی کے لئے وقت کے نظام کے ساتھ تنہا ہو کر کرنا ممکن نہیں البتہ سب مل جل کر نیا نظام بنانے کی کوشش کریں تو نئی دنیا پیدا ہو سکتی ہے جو حرص و ہوس کی نہ ہو سادگی اور قناعت کی ہو اور جو ایسی تہذیب پیدا کرے جس میں انسانوں کو نفس پروری کی تعلیم نہ دی جائے اور اسلامی اقدار کو غالب کر کے اس نفسانیت کے فساد سے بچا جا سکتا ہے جو حرص و ہوس کی بنیاد پر انسانوں کے دل و دماغ پر قابض ہو جاتی ہے۔"

(ہفت روزہ "فرائیڈے اسپیشل" کراچی 22 تا 28 جنوری 99ء)

نشان عبرت

"ایران کے معزول شہنشاہ محمد رضا شاہ پہلوی 20 سال قبل 16 جنوری 1978ء کو ملک سے فرار ہو کر مصر کے شہر "اسوان" پہنچے تھے جس کے بعد ڈیڑھ سال تک وہ پناہ کی تلاش میں دنیا بھر میں مارے مارے پھرتے رہے۔ مراکش، بہاماس، میکسیکو، پانامہ اور امریکہ سمیت کوئی بھی ملک انہیں خوشدلی کے ساتھ پناہ دینے کے لئے تیار نہ ہوا یہاں تک کہ ڈیڑھ سال بعد کینسر کے مرض میں مبتلا شاہ نے 60 سال کی عمر میں مصر میں دم توڑ دیا۔ ڈھائی ہزار سالہ پہلوی شہنشاہیت کے وارث کو جس نے خود بھی ایران پر 38 برس حکمرانی کی، دفن ہونے کے لئے وطن میں 2 گز زمین بھی میسر نہ آ سکی اور انہیں قاہرہ میں اٹھارہویں صدی کی رفاعی مسجد کے احاطے میں سپرد خاک کر دیا گیا جس کمرے میں ان کی قبر ہے اس کے دروازے پر سارا سال تالا لگا رہتا ہے اگر کوئی بھولا بھٹکا شخص یہاں آ نکلے تو دربان اس کے لئے خصوصی طور پر تالا کھولتا ہے تاکہ وہ "شاہوں کے شاہ" کی قبر پر فاتحہ پڑھ سکے حتیٰ کہ شاہ کے 2 بیٹوں اور تین بیٹیوں نے بھی اب اپنے باپ کی قبر پر آنا ترک کر دیا ہے تاہم 59 سالہ "ملکہ" فرح دیبا اب بھی شاہ کی برسی کے موقع پر ہر سال یہاں آتی ہیں۔"

(ہفت روزہ "فرائیڈے اسپیشل" کراچی 22 تا 28 جنوری 99ء)

عالمی تعلیمی رپورٹ

"ایک ارب افراد جو پوری عالمی آبادی کا چھٹا حصہ ہیں، علم کی دولت سے محروم ہیں۔ ترقی پذیر ملکوں کے 13 کروڑ بچوں کو بنیادی تعلیم حاصل کرنے کی سہولت موجود نہیں ہے۔ دوسرے الفاظ میں ان ملکوں میں ہر پانچواں بچہ علم کی روشنی کو ترس رہا ہے۔ یہ ہوشربا اعداد و شمار اقوام متحدہ کی بچوں کی بہبود سے متعلق تنظیم یونیسیف کی طرف سے جاری کئے گئے ہیں۔ "1999ء میں عالمی سطح پر بچوں کی حالت" کے عنوان سے شائع کی جانے والی اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جو بچے علم سے محروم ہیں وہ منطقی طور پر انتہائی مفلوک الحال زندگی گزاریں گے۔ یہ بھی ایک المیہ ہے کہ 12 سال سے کم عمر جو بچے ناخواندہ ہیں ان میں دو تہائی بچیاں شامل ہیں۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے اس رپورٹ میں کہا ہے کہ بچوں کی علم سے محرومی ان کے حقوق کی خلاف ورزی ہے اور اس طرح ان کی صلاحیتیں اور پیداواری قوت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے جس کی متحمل ہماری دنیا نہیں ہو سکتی۔ 21ویں صدی کے موقع پر اس سے زیادہ قابل ترجیح یا اہم مشن نہیں ہو سکتا کہ ہم دنیا کے ہر فرد کو علم سے آراستہ کریں۔ یونیسیف کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ جنوبی ایشیا میں پرائمری سکول کی عمر والے 5 کروڑ بچے سکول ہی نہیں جاتے۔ جنوبی ایشیا کی دو تہائی خواتین ناخواندہ ہیں جبکہ مردوں کی تعداد ایک تہائی ہے۔ بہار کی ریاست کے بہت سے گاؤں ایسے ہیں جہاں ایک بھی لڑکی لکھنا پڑھنا نہیں جانتی۔ چالیس سال پہلے ہندوستان میں ناخواندہ افراد کی تعداد 25 کروڑ تھی جو اب بڑھ کر 37 کروڑ ہو چکی ہے۔ یہ ملک اپنی مجموعی قومی پیداوار کا صرف ڈیڑھ فیصد تعلیم پر خرچ کرتا ہے۔ جنوبی ایشیا میں اسکول میں تعلیم حاصل کرنے والوں کی شرح سب سے کم ہے اور ہندوستان بہت سے افریقی ملکوں سے تعلیم کے میدان میں پیچھے رہ گیا ہے۔ جو بچے سکول میں داخل ہوتے ہیں ان میں سے صرف 36 فیصد پانچویں کلاس تک رسائی حاصل کرتے ہیں۔ افغانستان میں لڑکیوں کے سکول میں داخلے پر پابندی ہے۔ بنگلہ دیش میں صورتحال قدرے بہتر ہے جہاں تین چوتھائی بچے سکول جاتے ہیں اور لڑکے لڑکیاں دونوں علم کے میدان میں ایک دوسرے کا مقابلہ کر رہے ہیں۔"

(ہفت روزہ "فرائیڈے اسپیشل" کراچی 22 تا 28 جنوری 99ء)

سامراج کے مورچے

جناب عبدالقیوم حقانی صاحب سرپرست ماہنامہ "القاسم" خالق آباد نوشہرہ اپنی ایک تحریر میں لکھتے ہیں۔

"آپ نے بیرونی سامراج کو مسند اقتدار سے اٹھا دیا۔ بیرکوں اور دفتروں سے نکال باہر کیا، اسے اس کے گھر تک پہنچا دیا لیکن وہ یہیں آپ کی نگاہوں کے سامنے اور ناک کے نیچے مورچہ زن

ہے' آپ اسے ہر جگہ سے نکال سکتے ہیں' ان مورچوں سے نہیں نکال سکتے بلکہ خود ان میں داخل ہونے اور اپنی نئی نسل کو داخل کرانے کے آرزو مند رہتے ہیں۔

یہ مورچے ہیں ایچی سن' فارمن کرسچن کالج' مرے کالج' سینٹ پال' سینٹ جوزف' سینٹ لارنس' سینٹ جوز' گرامر اور ان جیسے ناموں کے وہ ہزاروں سکول اور کالج جو ملک کے چپے چپے پر پھیلے ہوئے ہیں' جہاں فوجی اور سول افسران اور سیاسی حکمران تیار ہوتے ہیں۔ آپ ایڑی چوٹی کا زور لگالیں' سامراجی قوتوں کے ان کھونٹوں میں سے کسی ایک کو نہیں اکھاڑ سکتے' ان کے سیاسی' تہذیبی' معاشی اور مذہبی کردار و اثرات سے بے نیاز ہو کر ہم تو اپنے انفرادی اور گروہی مفادات کے تحفظ کی خاطر ان کھونٹوں سے اپنے بچوں کو باندھنے کے لئے فکر مند رہتے ہیں۔ کبھی آپ نے غور کیا کہ ان اداروں نے آج تک ہمیں کتنے علماء' صالحین' داعی' مصنف' مجتہد' سائنس دان' موجد اور پیداواری کارکن فراہم کئے ہیں؟ یہ تو محض محافظان تہذیب مغرب' تسلط کنندگان سیاست و معیشت' منتظمین عساکر و دفاتر اور نگہبانان بازار صارفین ہیں' بیماری ہو' کاروبار ہو' منصوبہ بندی ہو' تجارت ہو' تعلیم ہو' سیاست ہو' ان کا رخ ہمیشہ لندن' پیرس' نیویارک اور واشنگٹن ہی کی طرف رہے گا' یہ واپس آکر بیٹھنے نہ پائیں گے کہ دوبارہ کسی نہ کسی بہانے وہاں کے دورے کی منصوبہ بندی میں لگ جائیں گے۔"

(ماہنامہ "القاسم" فروری 99ء ص 3-4)

تبصرہ

ریویو آف ریلیجنز

اس وقت ریویو آف ریلیجنز کا نومبر 1998ء کا شمارہ پیش نظر ہے۔ یہ رسالہ جماعت احمدیہ یوکے کی طرف سے ایک ایڈیٹوریل بورڈ کی زیر نگرانی ہرماہ شائع کیا جاتا ہے۔ اس ایڈیٹوریل بورڈ کے چیئرمین مکرم رفیق حیات صاحب ہیں۔

اس رسالہ کی اشاعت کا مقصد اپنے قارئین کی مذہبی' سماجی' اقتصادی اور سیاسی امور میں دینی نکتہ نظر سے رہنمائی کرنا ہے۔

اس شمارہ میں نوٹس اور تبصرے کے بعد مضامین کا سلسلہ ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات دلی اطمینان اور تسلی سے متعلق ہیں۔

دوسرا مضمون پروفیسر عبدالسلام صاحب نوبل لارئیٹ کا ہے جس کا عنوان ہے آزادی مذہب اور عقیدہ امن و سلامتی کے ضامن ہیں۔ یہ اس تقریر کا متن ہے جو آپ نے 4 ستمبر 1984ء کو دوسری ورلڈ کانگریس برائے مذہبی آزادی کے موضوع پر روم میں دیا۔

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس سوال و جواب ہے جو 26 جولائی 1998ء کو لندن میں منعقد ہوئی۔ یہ تمام سوال و جواب دلچسپ اور ہر مکتبہ فکر کے لوگوں کے لئے مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

چوتھا مضمون حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب کا ہے جو روزہ کے متعلق ہے۔

سب سے آخری مضمون زکریا ورک صاحب آف کینیڈا کا ہے جس میں یورپ کی نشاۃ ثانیہ میں اسلام کا اثر اور حصہ کا ایک جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

63 صفحات پر مشتمل اس رسالہ میں اعلیٰ درجہ کا کاغذ استعمال کیا گیا ہے اور اس پر پرنٹنگ کا معیار بھی بہت بلند ہے جس سے اس کی گٹ اپ بہت اچھی ہو گئی ہے اور اس لحاظ سے اس کا مقابلہ یورپ سے شائع ہونے والے بہترین رسالوں سے کیا جا سکتا ہے۔ ایک سال کے لئے سالانہ چندہ 15 پاؤنڈ سٹرلنگ ہے جو کہ رسالہ کی گٹ اپ اور مضامین کی افادیت کے مقابلہ میں کوئی زیادہ نہیں۔

(س۔ ظ۔ ا)

پاکستان میں تپ دق کا خطرناک پھیلاؤ

عالمی ادارہ صحت کی رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں پاکستان واحد ملک ہے جہاں تپ دق کے پھیلاؤ کی صورت حال سب سے زیادہ تشویش ناک ہے۔ اور اس وقت پاکستان میں پندرہ سے بیس لاکھ تک افراد تپ دق (ٹی۔بی) کے مریض ہیں۔ اور ان کی تعداد میں ہر سال اڑھائی تین لاکھ کے قریب افراد کا اضافہ ہو رہا ہے۔ اور اگر یہ پھیلاؤ اسی حساب سے جاری رہا تو 2005ء میں پاکستان میں ٹی۔بی کے مریضوں کی تعداد 42 لاکھ ہو جائے گی۔

یہ بات پاکستان چیسٹ سوسائٹی فیصل آباد کے صدر ڈاکٹر سلطان عبداللہ نے ٹی۔بی پر ہونے والی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے بتائی۔ انہوں نے افسوس سے کہا کہ ٹی۔بی۔ کے جو کیس کنٹرول ہو چکے تھے اور ان مریضوں کی علامات ختم ہو گئی تھیں اب دوبارہ تازہ ہونے لگی ہیں۔ جس کی بنیادی وجہ انتہائی غیر صحت مندانہ ماحول اور آلودہ آب و ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ٹی۔بی۔ کے مریضوں کے بارے میں مکمل اعداد و شمار جمع کئے جائیں اور ٹی۔بی۔ کے خاتمے کے لئے ملکی سطح پر پولیو کی طرز پر ایک مہم چلائی جائے۔

پاکستان میں ایک قابل ذکر پریشانی کی بات یہ ہے کہ مریضوں کے جسم میں دوا غیر موثر ہوتی جا رہی ہے۔ اگر مریض دوا کے خلاف دفاع کا رجحان پیدا کر لے تو اس کا علاج مشکل ہو جاتا ہے۔ جبکہ ایسے مریض کے جراثیم جب دوسرے کسی فرد کو چھوت کے ذریعے لگ جائیں تو وہ بھی ٹی۔بی کی اسی قسم کی بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جس کا پھر علاج بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ہر سال ایک ایسا مریض دوسرے دس پندرہ افراد کے ملوث ہونے کا باعث بنتا ہے۔ اور اس طرح یہ مرض جلدی جلدی بڑھ رہا ہے۔

اس کے مقابل پر پاکستانی ڈاکٹروں کا یہ حال ہے کہ دس میں سے صرف ایک ڈاکٹر یہ جانتا ہے کہ ایسے ٹی۔بی کے مریضوں کا علاج صحیح طور پر کیسے کیا جا سکتا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 32038 میں زاہد حسین ڈار ولد محمد حسین ڈار قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر 31 سال بیعت 1994ء ساکن نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-10-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3250 روپے ماہوار بصورت ملازمت سرکاری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد زاہد حسین ڈار نزد فیصل ہسپتال شرقی آبادی نارنگ منڈی ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 محمد اکرم ازھر وصیت نمبر 21995 گواہ شد نمبر 2 مستری اللہ رکھا وصیت نمبر 14143۔

☆☆☆☆☆

مسل نمبر 32039 میں طارق محمود ولد محمد قاسم قوم قریشی پیشہ پرائیویٹ سروس عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کیمپ نمبر 2 نواب شاہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-7-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ برقبہ 1500 مربع فٹ واقع ملک مبارک کالونی نواب شاہ مالیتی۔/200000 روپے۔ 2۔ پلاٹ برقبہ 1200 مربع فٹ واقع کیمپ نمبر 2 نواب شاہ مالیتی۔/225000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی۔/425000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/15000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ طارق محمود 836/26-A II کیمپ نمبر 2 نواب شاہ سندھ گواہ شد نمبر 1 افتخار احمد کیمپ نمبر 2 نواب شاہ گواہ شد نمبر 2 اعجاز احمد کیمپ نمبر 2 نواب شاہ۔

☆☆☆☆☆

مسل نمبر 32040 میں مبشر احمد باجوہ ولد چوہدری شیر محمد مرحوم قوم جٹ باجوہ پیشہ تجارت عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور کینٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-10-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ کار ماڈل 90 مالیتی۔/150000 روپے۔ 2۔ پلاٹ کمرشل برقبہ 100 گز واقع کراچی مالیتی۔/1100000 روپے۔ 3۔ زرعی زمین ساڑھے چھتیس کنال واقع چک 33 جنوبی ضلع

سرگودھا مالیتی-/547500 روپے- 4- زرعی زمین 34 کنال واقع بھاولنگر مالیتی-/340000 روپے- 5- زرعی زمین 14 + 3 کنال واقع قاضی پہاڑنگ + ماخن پور پسرور مالیتی-/127500 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/3054 + 12000 روپے ماہوار بصورت پنشن و متفرق مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد مبشر احمد باجوہ J 228 ڈیفنس L C C H S لاہور گواہ شد نمبر1 اقبال الٰہی ڈیفنس لاہور گواہ شد نمبر 2 خلیل احمد سولنگی وصیت نمبر29780-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر32041 میں سارہ احمد بنت مبشر احمد باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ طالب علمی عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیفنس لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-10-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے- اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- الامتہ سارہ احمد J-228 L C C H S ڈیفنس لاہور گواہ شد نمبر1 مبشرہ احمد باجوہ والد موصیہ مسل نمبر 32040 گواہ شد نمبر2 خلیل احمد سولنگی وصیت نمبر29780-

مسل نمبر32042 میں وقاص احمد ولد مبشر احمد قوم جٹ باجوہ پیشہ طالب علمی عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیفنس لاہور کینٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 98-10-21 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی- اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے- سائیکل مالیتی-/2400 روپے- اس وقت مجھے مبلغ-/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں- میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا- اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا- اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی- میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے- العبد وقاص احمد J-228 L C C H S ڈیفنس لاہور کینٹ گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد باجوہ مسل نمبر32040 والد موصی گواہ شد نمبر2 خلیل احمد سولنگی وصیت نمبر 29780-

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم پروفیسر ناصر احمد سابق قائد علاقہ صوبہ سرحد تحریر کرتے ہیں- میرے برادر اصغر مکرم حمید اللہ کوثر باجوہ صاحب 14 مارچ کو کراچی میں 62 سال کی عمر میں وفات پا گئے ہیں- آپ مکرم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب سابق مربی مغربی افریقہ و امریکہ، جرمنی کے چھوٹے بھائی تھے- کراچی میں بطور قائد مقامی و ضلع بھی کام کرنے کی توفیق ملی' اسی طرح مجلس عاملہ کراچی کے ممبر بھی رہے اور جماعتی خدمات کی توفیق پائی-

مرحوم موصی تھے ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا- 15 مارچ کو نماز فجر کے بعد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (دعوت الی اللہ) نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے دعا کروائی- احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت فرمائے اور پسماندگان کو صبر کی توفیق دے-

ایک بابرکت تحریک
بیوت الحمد سکیم

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ پہلی تحریک بیوت الحمد سے اللہ کے فضل و کرم اور احسان سے سینکڑوں خاندان فیض یاب ہو چکے ہیں اور فیض یاب ہو رہے ہیں-

(90) نوے مکانات پر مشتمل بیوت الحمد کالونی جس میں تمام بنیادی رہائشی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں تعمیر ہو چکی ہے- اس خوبصورت و دلکش اور پر فضا کالونی میں 84 خاندان آباد ہو چکے ہیں- ابھی اس کالونی کے پہلے مرحلے میں دس مکانات تعمیر ہونا باقی ہیں-

اسی طرح پاکستان کے مختلف شہروں میں رہنے والے ساڑھے تین صد سے زائد خاندانوں کو ان کے اپنے مکانوں کی مرمت اور توسیع کے لئے ایک خطیر رقم پیش کی جا چکی ہے اور ابھی بہت سے خاندان اپنے مکانوں کی مرمت و توسیع کے لئے مخیر حضرات کے تعاون کے منتظر ہیں-

یہ تمام کام احباب جماعت کے تعاون کے ساتھ کیا جا سکتا ہے- کالونی کی تکمیل اور مستحق خاندانوں کے مکانات کی جزوی تعمیر کے لئے اس تحریک میں حسب استطاعت شمولیت فرماویں-

اس تحریک میں شمولیت کے لئے جو رقم بھی آپ اپنی توفیق کے مطابق پیش کرنا چاہیں پیش کر سکتے ہیں- اللہ تعالیٰ تمام احباب کو توفیق عطا فرماوے کہ اس بابرکت تحریک میں حصہ لیں- آمین-

(سیکرٹری بیوت الحمد سکیم)

ولادت

○ مکرم قمر الزمان ابڑو صاحب مربی سلسلہ کو خدا تعالیٰ نے مورخہ 1998-12-4 کو بیٹا عطا کیا ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت "حزقیل احمد" عطا فرمایا ہے نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں بھی شامل ہے- احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ نومولود کے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس کو خادم دین بنائے اور صحت والی لمبی عمر فرمائے-

○ مکرم برکت علی صاحب گورگیج معلم اصلاح و ارشاد کو خدا تعالیٰ نے 1999-2-25 کو خدا تعالیٰ نے تیسرا بیٹا عطا کیا ہے- حضور ایدہ اللہ نے از راہ شفقت "عطاء الٰہی نام مرحمت فرمایا ہے- نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں بھی شامل ہے- احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ دعا کریں خدا تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی عمر دے اور خادم دین بنائے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح و رخصتی

○ مکرم طارق محمود ظفر صاحب مربی سلسلہ نے بیت الحفیظ اورنگی ٹاؤن کراچی میں 99-1-15 کو درج ذیل نکاح پڑھائے-

○ مکرم امتیاز احمد کرامت صاحب ابن کرامت حسین مختار صاحب ہمراہ عزیزہ امتہ القدوس صاحبہ بنت محمد حسین مختار بعوض حق مہر22000 روپے-

○ عزیزہ شگفتہ کلثوم بنت مکرم کرامت حسین مختار صاحب ہمراہ مکرم تنویر ستار بٹ صاحب ابن عبدالستار بٹ صاحب بعوض حق مہر 20000 روپے-

○ مکرمہ امتہ الوحید صاحبہ بنت مکرم کرامت حسین مختار صاحب ہمراہ عزیز مکرم ابرار احمد محمود صاحب ابن مہر حسین محمود صاحب بعوض حق مہر25000 ہزار روپے-

اور مورخہ 99-2-26 کو شگفتہ کلثوم بنت مکرم کرامت حسین مختار صاحب کا رخصتانہ عمل میں آیا رخصتی کی دعا بھی مکرم طارق محمود ظفر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے کروائی- احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے- کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتے ہر لحاظ سے بہت ہی بابرکت فرمائے-

بازیافتہ اشیاء

کوئی خاتون ایک دوکان پر اپنا تھیلا بھول گئی ہیں جس میں چوڑیاں اور بچوں کے جوتے ہیں- جس کسی کا یہ سامان ہو وہ دفتر صدر عمومی میں آکر وصول کرلے-

(صدر عمومی ربوہ)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام
(پاکستانی وقت کے مطابق)

منگل30- مارچ1999ء

12-25 a.m.	ترکش پروگرام-
1-00 a.m.	کوئز- روحانی خزائن پروگرام-
1-35 a.m.	عید ملن98ء- از پاکستان-
2-25 a.m.	ہومیو پیتھی کلاس-
3-30 a.m.	نارویجئن زبان سیکھئے-
4-05 a.m.	تلاوت- درس الحدیث- خبریں
4-50 a.m.	چلڈرنز کارنر- ورک شاپ نمبر 15-
5-10 a.m.	لقاء مع العرب
6-20 a.m.	احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- فٹ بال فائنل-
7-05 a.m.	اردو کلاس-
8-21 a.m.	نارویجئن زبان سیکھئے-
8-50 a.m.	ہومیو پیتھی کلاس-
10-05 a.m.	تلاوت- درس الحدیث- خبریں
11-00 a.m.	خطبہ عید-
12-20 p.m.	لقاء مع العرب-
1-20 p.m.	اردو کلاس-
2- 55p.m.	انڈونیشین پروگرام-
4-05 p.m.	تلاوت- خبریں
4-40 p.m.	فرنچ زبان سیکھئے-
5-10 p.m.	خطبہ جمعہ-
6-15 p.m.	بنگالی سروس
6-50 p.m.	حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
8-00 p.m.	چلڈرنز کارنر- قرآن کریم کا صحیح تلفظ-
8-20 p.m.	چلڈرنز کارنر- واقفین نو-
8-50 p.m.	جرمن سروس-
10-05 p.m.	تلاوت- درس الحدیث-
10-30 p.m.	اردو کلاس
11-35 p.m.	لقاء مع العرب-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم رؤف احمد تنویر صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 99-2-15 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے- بچے کا نام "اصفہان رؤف" تجویز ہوا ہے- نومولود مکرم چوہدری محمد شفیع سلیم صاحب آف کھاریاں کا پوتا ہے- اور خواجہ حمید احمد صاحب مرحوم ولد خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل کا نواسہ ہے-

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک لائق خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے- (آمین)

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 26-مارچ- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 16 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 27 سنٹی گریڈ
27-مارچ غروب آفتاب۔ 6-27
28-مارچ طلوع فجر۔ 4-37
28-مارچ طلوع آفتاب 5-59

عالمی خبریں

سربیا پر نیٹو کے حملے

نیٹو کے سیکرٹری جنرل جاویئر سولانہ نے کہا کہ یوگوسلاویہ کا فضائی نظام ختم کرنے کے لئے نیٹو کے ہوائی حملے مزید چند روز تک جاری رہیں گے۔ نیٹو کے طیاروں نے بدھ کی شب یوگوسلاویہ پر حملے شروع کئے تھے۔ جو جمعرات کو بھی جاری رہے۔ ان حملوں کے دوران سربیا کی متعدد فوجی تنصیبات اور 4 مگ 29 طیارے تباہ کردیئے گئے 10 سرب فوجی ہلاک اور 60 زخمی ہوئے۔ سربیا کی فضائیہ کے متعدد طیارے مار گرائے گئے سربیا کے 40 اہم مقامات پر بمباری کی گئی۔ دریں اثنا سربیا کے ایک جنرل نے دعویٰ کیا ہے کہ نیٹو کے دو طیارے اور 6 کروز میزائیل نشانہ بنائے گئے۔

صدر کلنٹن کا سربیا پر حملوں کے متعلق بیان

امریکی صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ جب تک سربیا کے صدر ملازوچ امن کی راہ نہیں اپناتے سربیا پر نیٹو کے ہوائی حملے جاری رہیں گے۔ تاہم انہوں نے زمینی حملوں کے لئے امریکی افواج کو روانہ کرنے کی تردید کی ہے۔ اسی طرح برطانیہ کے وزیراعظم ٹونی بلیئر نے کہا ہے کہ سربیا پر حملے اس وقت تک جاری رہیں گے جب تک کوسووو میں صدر ملازوچ ظلم و ستم بند نہیں کرتے۔ ترکی۔ فرانس۔ جاپان جرمنی آسٹریلیا۔ کینیڈا۔ بوسنیا اور البانیہ نے حملوں کی تائید کردی ہے جبکہ عراق لیبیا اور بھارت نے سلامتی کونسل کے ہنگامی اجلاس میں ان حملوں کی مذمت کی ہے۔ اسی طرح روس اور چین نے بھی سربیا پر نیٹو کے فضائی حملوں کی شدید مذمت کی ہے۔ اور خبردار کیا ہے کہ یہ حملے تیسری عالمی جنگ کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ بورس یلسن نے ٹیلی ویژن پر اپنی قوم سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عالمی لیڈروں کو چاہئے کہ وہ سربیا پر حملے فوری طور پر بند کرائیں۔

حکومت ترکیہ کے خلاف تحریک عدم اعتماد

حکومت ترکیہ کے خلاف اپوزیشن کی تحریک عدم اعتماد ناکام ہوگئی۔ اپوزیشن نے 236 ووٹ حاصل کئے جبکہ تحریک کی کامیابی کے لئے 276 ووٹوں کی ضرورت تھی۔ یہ تحریک بعض حکومت سے منحرف ارکان اسمبلی اور اسلامک پارٹی کی جانب سے پیش کی گئی تھی۔ دریں اثنا ترکی کی فوجی قیادت نے گذشتہ ہفتہ انتباہ کیا تھا کہ حکومت کی برطرفی اور انتخابات کی منسوخی سے ملک انتشار کا شکار ہو سکتا ہے۔

افغان گھریلو صنعت

افغانستان کی کاٹیج انڈسٹری نے 33 ممالک کی دوبئی میں ہونے والی قالینوں اور کشیدہ کاری کی نمائش میں اول پوزیشن حاصل کی۔ جبکہ ویتنام اور ترکی دوسرے اور تیسرے نمبر پر رہے۔ طالبان حکومت کے نمائندے نے کہا کہ اس کامیابی کی وجہ یہ ہے کہ دوسرے ملکوں میں مشینوں سے کام ہوتا ہے جبکہ افغانستان میں یہ کام ہاتھ سے کیا جاتا ہے۔ طالبان کے ثقافت کے وزیر ملا امیر خان متقی نے 13 ممالک کے وفود کو افغانستان آنے کی دعوت بھی دی۔

لیبیا کے خلاف پابندیاں

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے کہا ہے کہ جب تک لیبیا اپنے دونوں باشندوں کو اقوام متحدہ کے حوالے نہیں کرتا اس پر سے پابندیاں نہیں اٹھائی جائیں گی۔ ویسے لیبیا اس بات پر رضامند ہو چکا ہے کہ وہ اپنے ان دونوں باشندوں کو آئندہ مہینے کی 6۔ تاریخ کو ہالینڈ کے حوالے کردے گا۔

بغداد میں بچوں کا اجتماعی جنازہ

بغداد میں 27 عراقی بچوں کا اجتماعی جنازہ نکالا گیا جو عراق پر اقوام متحدہ کی پابندیوں کے نتیجہ میں ہلاک ہوئے۔ اس اجتماعی جنازے سے متاثر ہو کر اقوام متحدہ کے عراق کے بارے میں انسانی بہبود کے کوآرڈی نیٹر افسر ڈینس ہالیڈے نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے انہوں نے کہا کہ عراق پر اقوام متحدہ کی پابندیاں غیر قانونی۔ غیر اخلاقی اور غیر انسانی ہیں۔ ان پابندیوں کی وجہ سے عراق میں پانچ ہزار بچے ہر ماہ ہلاک ہو رہے ہیں۔ ابھی تک عراق میں خوراک اور ادویات کی کمی سے پندرہ لاکھ عراقی ہلاک ہو چکے ہیں۔

شمالی کوریا کی میزائل کی برآمد

جنوبی کوریا کے حکام کی اطلاع کے مطابق شمالی کوریا کے پاس 4 میزائل بنانے والی فیکٹریاں ہیں اور ان میں بنے ہوئے میزائل شمالی کوریا مختلف ممالک کو برآمد کر رہا ہے۔ ان فیکٹریوں کی سالانہ صلاحیت ایک سو میزائل ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ شمالی کوریا نے متحدہ عرب امارات اور ایران کو 580 ملین ڈالر کے میزائل فروخت کئے ہیں۔ امریکہ نے بھی اس پریشانی کا اظہار کیا ہے کہ شمالی کوریا بین البراعظمی بلاسٹک میزائل پروگرام پر عمل پیرا ہے اور ان میزائلوں کو برآمد بھی کیا جا رہا ہے۔

ملکی خبریں

نفاذ اسلام

سپریم کورٹ آف پاکستان کے پانچ ججوں پر مشتمل اپیلیٹ شریعت بنچ نے اپنی آبزرویشن میں کہا ہے کہ پاکستان کے نظام کو اسلامی بنانے کے لئے اس عدالت کا فیصلہ پہلا اور بھاری پتھر ثابت ہوگا۔ ان ریمارکس میں یہ بھی کہا گیا کہ بیوروکریسی کا 99 فی صد کرپٹ ہے بدعنوانی کینسر کی صورت اختیار کر چکی ہے۔ جس کا علاج کرنے کے لئے کینسر زدہ حصے کو کاٹ پھینکنا از حد ضروری ہے۔ اس آبزرویشن میں مزید کہا گیا کہ پاکستانی بیوروکریسی کے تمام لوگ تنخواہ کو آمدنی کا حصہ ہی نہیں سمجھتے۔

یہ تمام ریمارکس سود کیس میں شریعت بنچ کی طرف سے دیئے گئے۔

بجلی مزید سستی

واپڈا نے گھریلو صنعتی اور زرعی صارفین کے لئے بجلی کے نرخوں میں کمی کا فیصلہ کرلیا ہے۔ صنعتی صارفین کے لئے 11 فی صد۔ زرعی صارفین کے لئے 18 فی صد اور گھریلو صارفین کے لئے 8.7 فی صد کمی کا فیصلہ کیا گیا ہے لیکن ان نرخوں پر سرچارج برقرار رہے گا۔ اس کے علاوہ زرعی شعبے سے فلیٹ ریٹ ختم کرنے کا بھی فیصلہ کیا گیا ہے۔

پنجاب میں ڈبل سواری پر پابندی

لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس تنویر احمد نے موٹر سائیکل پر ڈبل سواری پر پابندی کے خلاف رٹ درخواست باقاعدہ سماعت کے لئے منظور کرکے چیف جسٹس کو بھجوا دی ہے کہ ڈبل سواری کی قانونی حیثیت کا جائزہ لینے کے لئے بڑا بنچ تشکیل دیا جائے۔

اعلان تعطیل

عیدالاضحیٰ کے مبارک موقع پر دفتر الفضل 29`30 مارچ کو بند رہے گا۔ اس لئے ان ایام میں الفضل شائع نہیں ہوگا قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔ (مینیجر الفضل)

خالص سونے کے زیورات نئے ڈیزائنوں میں بنوانے اور خریدنے کیلئے
محمود جیولرز
دوکان 212381
رہائش 212131
بلال مارکیٹ، اقصیٰ روڈ ربوہ

تمام سکولوں کی کاپیاں، کتابیں اور سٹیشنری نیز عمدہ اور خوبصورت سکول بیگ نہایت کم قیمت پر دستیاب ہیں
رؤف بکڈپو
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212297

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
میاں انوار احمد گولڈ سمتھ
فون: 213100
نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ

احباب جماعت کو ہماری طرف سے دلی عید مبارک
سیل سیل سیل
موسم کے مطابق نئے رنگوں۔ نئی ورائٹی اور نئے ڈیزائنوں میں کوٹ برقعے اور برقعے، جارجٹ، ڈبل جارجٹ، ٹرپل جارجٹ میں نیا سٹاک دستیاب ہے۔ نیز کڑھائی والے لیڈیز سوٹ، لیلن، کاٹن، سٹیپل آرگنزہ کڑھائی والے سوٹ اعلیٰ رنگوں میں اور ہر سائز میں دستیاب ہیں۔ نیز برقعوں اور کوٹوں کیلئے کپڑا بھی دستیاب ہے
ورائٹی اور اعتماد کا نام
ایم اشرف ٹیلرز اینڈ کلاتھ ہاؤس ریڈی میڈ گارمنٹس
فون: 04524-211365 گولبازار ربوہ

میٹرک کے رزلٹ کے منتظر طلباء و طالبات کے لئے وقت کا بہترین مصرف
نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز۔ ربوہ میں مورخہ 5 اپریل 99 سے مختلف ڈپلومہ کورسز اور شارٹ کورسز کی کلاسز کے لئے داخلے شروع ہیں۔ مزید معلومات کالج آ کر یا بذریعہ فون حاصل کی جاسکتی ہیں۔ طالبات صبح 8 بجے تا 10:30 تک کالج آ کر معلومات حاصل کر سکتی ہیں۔ طالبات کے لئے لیڈی انسٹرکٹرز موجود ہیں۔
نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز 23 شکور پارک ربوہ فون نمبر: 212034